OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 https://www.arjicc.com ISSN (PRINT): 2710-0227
DOI: https://doi.org/10.53575/arjicc.v2.03(21)u6.69-90

رویت باری تعالیٰ ومشاہدہ حق کی اشاری تعبیرات (تفسیر قادری کے خصوصی حوالے سے تحقیقی وتقابلی مطالعہ)

The Esoteric interpretations of "Seeing God and Beholding Him: A Special Study of Tafsir Qadiri"

Abdul Haq Mujahid
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan.

Prof. Dr. Ghulam Shams-ur-Rehman
Professor and Chairman, Department of Islamic Studies and Arabic, Government College University, Faisalabad.

Received on: 06-10-2021 Accepted on: 06-11-2021

Abstract

The Holy Quran contains two types of verses: Muhkamat (sound, clear and evident) and Mutashabihat (not illustrative, vague and difficult to ascertain the exact meaning due to their uncertain interpretation and doubts involved therein). The interpretation of the first category is straightforward while the second is doubtful and uncertain. Therefore, it has been observed that a controversy always exists on the interpretation of these versus amongst theologians. The Divine attributes and Seeing God by humankind in this world are few of those matters which remained under the discussion of Muslim theologians. The question is whether the divine scripture can be explained by reason or not? Most of the traditionalists opine that the interpretation of these ambiguous verses are proscribed. The Ashari theologians are of the view that the Mutashabihat can be interpreted only symbolically while the exact interpretation is beyond the capacity of human beings and the matter of interpretation must be entrusted to God. The interpretation of the attributes of God- the Most High- and the reality of seeing Him is not possible. The intended meaning and original interpretation of such verses cannot be completely made by human intelligence. God Almighty is the omniscient and omnipotent who cannot be observed directly by His creatures. Then, what is the meaning of the verses which state this theme. What type of seeing is it? What are the feelings in the process of "seeing Him?" From herein starts the discussion, whether seeing God is possible or not? This paper aims to answer this question from Sufi perspective as described in Mulla HusaynKashifi's Tafsir al-Qadiri. An overview has been given on the subject matter for a better understanding of the perspective. A contrastive study enables us to understand Kashifi's esoteric and symbolic interpretation of this controversial issue.

Keywords: Mullah Husayn Kashifi, Tafsir, Sufi interpretations, Symbolic Interpretation, Attributes of God. Tafsir Qadiri

تعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جو آسان اور عربی مبین میں نازل کیا گیا ہے۔ جس سے اخذ و استنباط آسان ہے، قرآنی آیات کو خود قرآن نے دو

حصوں میں تقسیم کیا ہے ان میں سے کچھ کو محکم اور کچھ کو متشابہات قرار دیا ہے۔اور آیات متشابہات میں سے آیات صفات باری تعالیٰ بھی ہیں ۔اوران آیات کی تفسیر وشرح انسانی عقل میں واضح نہیں ہو سکتی، کیونکہ ان کی کیفیات انسانی عقل کے دائرہ سے ماوراء ہے۔تاہم ان صفات ازلی پر ایمان رکھنا لازمی ہے۔انہی میں سے ایک صفت اللہ تعالیٰ کا بصیر ہونا ہے اور مخلوق کو دیکھنا ہے۔اور یہ دیکھنا کیسا ہے ؟ کیفیات کیا ہیں ؟ اللہ ہی بہتر جانتے ہیں اسی سے دوسری بحث جنم لیتی ہے کہ آیا اللہ تعالیٰ کی رویت بھی ممکن ہے یا نہیں ؟ اس کے متعلق فرق اسلامیہ میں نزاع موجود ہے۔یہ تحقیقی اور تقابلی آرٹیکل بنیادی طور پر چار حصوں پر مشتمل ہے۔ابتدائی حصہ میں روئیت ومشاہدہ باری تعالیٰ کے متعلق اہلسنت کے عقیدہ کی وضاحت کی گئی ہے۔دوسرے حصہ میں معروف کلامی فرقے معتزلہ کا اس عنوان کے بارے میں نقطہ نظر کا احاطہ کیا گیا ہے ۔تیسرے حصہ میں معروف اور سلف صوفیاء کی آراء کا تجزیہ کیا گیا ہے۔جبکہ آخر میں تفسیر قادری کی صوفی تعبیرات کا لطائف الاشارات اور حقائق التفسیر کی روشنی میں تحقیقی تجزیہ دیا گیا ہے۔

اہل سنت کا عقیدہء رویت باری تعالیٰ

اہل سنت اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رویت اور اس کا مشاہدہ ممکن ہے۔علامہ ابن حزم[1] تحریر کرتے ہیں۔قیامت کے دن اہل جنت خدا کا دیدار کریں گے لیکن یہ دیدار اس قوت کی بنیاد پر نہیں ہو گا جو آنکھ کو بخشی گئی ہے بلکہ اس قوت کی وجہ سے ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص طور پر عطا کی گئی ہو گی۔[2] اہلسنت کے اس عقیدہ کی بنیاد جن دلائل پر رکھی گئی ہے ان کی وضاحت کرتے ہوئے خطیب بغدادیؒ[3] لکھتے ہیں اور اہلسنت کے اس عقیدہ کی بنیاد قرآن حکیم کی آیت ہے۔

وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ[4] اس دن کچھ چہرے بارونق ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

اسی طرح قرآن حکیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مکالمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آیا ہے۔(سورہ اعراف آیت نمبر ۱۳۹) اور انبیاؑ چونکہ معصوم ہیں اس لیے ان کی طرف سے ایسا سوال جو ناممکن ہو، کا مانگنا ممکن نہیں۔[5] جبکہ امام ابوالحسن اشعری[6] کے مطابق مومن اپنے رب سے ملاقات کریں گے تو اسے دیکھیں گے[7] انسانی مزاج کا تقاضا بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ وہ اپنے معبود میں ایسی صفات چاہتا ہے کہ وہ اسے دیکھ اور محسوس کر سکے. مولانا ابوالکلام آزاد[8] صفات الٰہی کے بارے میں تحریر کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا معاملہ انسان کی فطری اور اندرونی تقاضوں کی تکمیل اور تسکین کا ذریعہ ہے۔انسان فطری طور پر یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کا معبود اس کے خیال میں سما سکے اور جب بھی معبود اس کے سامنے آئے گا تو لازمی بات ہے کسی نہ کسی ایجابی صفتوں کے پردہ ہی میں آئے گا۔تبھی انسانی تصور مکمل ہو سکتا ہے۔اور اگر یہ صفات نفی کی صورت میں ہوں تو انسانی تصور نہ تو مکمل اور نہ ہی اس کی جستجو کی تسکین ہو سکتی ہے۔جس سے تصور انسانی بھٹکتا ہی رہے گا.... تجسیم اور تنزیہ کے حوالے سے قرآن کا تصور تنزیہ کی ایسی تکمیل ہے جس کے کی کوئی نمود اس وقت دنیا میں موجود نہیں تھی جس کا انسانی ذہن متحمل ہو سکا تھا، یہ تھا کہ کہ اصنام پرستی کی جگہ ایک ان دیکھے خدا کی عبادت کی جائے۔لیکن جہاں تک صفات الٰہی کا تعلق ہے انسانی اوصاف وجذبات کی مشابہت اور جسم وتمثل سے کوئی تصور بھی خالی نہ تھا۔اصل یہ ہے

کہ قرآن سے پہلے فکر انسانی اس درجہ بلند نہیں ہوا تھا کہ تمثل کا پردہ اٹھا کر صفات الٰہی کا جلوہ دیکھ لیتا۔اس لیے ہر تصور کی بنیاد تمام تر تمثیل اور تشبیہ پر ہی رکھنی پڑی۔جب ہم قرآن کی طرف رخ کرتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اچانک فکر و تصور کی ایک بالکل نئی دنیا سامنے آگئی یہاں تمثیل و تجسیم کے تمام پردے بیک وقت اٹھ جاتے ہیں انسانی جذبات واوصاف کی مشابہت مفقود ہو جاتی ہے۔ہر گوشہ میں مجاز کی جگہ حقیقت کا جلوہ نمایاں ہو جاتا ہے اور تجسیم کا شائبہ تک باقی نہیں رہتا تنزیہ مرتبہ کمال تک پہنچ جاتی ہے۔[9]

غیر صفاتی تصور انسانی پکڑ میں نہیں آسکتا اور طلب اسے ایسے مطلوب کی ہوتی ہے جو اس کی پکڑ میں آسکے وہ ایک ایسا جلوہ محبوبی چاہتا ہے جس کے عشق میں اس کا دل اٹک سکے جس کے حسن گریزاں کے پیچھے وہ والہانہ دوڑ سکے جس کا دامن کبریائی پکڑنے کے لیے ہمیشہ اپنا دست عجز و نیاز بڑھاتا رہے۔جو اگرچہ زیادہ سے زیادہ بلندی پر ہو لیکن پھر اسے ہر دم جھانک لگائے تاک رہا ہو۔غیر صفاتی تصور محض نفی وسلب ہوتا ہے،اور اس سے انسانی طلب کی پیاس بجھ نہیں سکتی۔[10]

اسی کیفیت کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

راءیت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ ای حسن صورۃ رائیتھا تلک اللیلۃ لم تشغلنی عن روءیتہ تعالیٰ بل رائیت المصور فی الصورۃ والمنشی ء فی الانشاء [11]

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ[12] سے روایت بیان کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما،قال:کنت خلف النبی ﷺیوما فقال : یا غلام انی اعلمک کلمات احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک،اذا سائلت فسئل اللہ واذااستعنت فاستعن بااللہ رواہ الترمذی و قال حدیث حسن صحیح [13]

عقائد نسفیہ میں فاضل مصنف[14] تحریر کرتے ہیں کہ اہل سنت کے نزدیک رویت باری تعالیٰ ومشاہدہ حق دنیامین ممکن ہے۔تحریر کرتے ہیں۔

و منھا ان الآیت الواردۃ الی سوال الرویۃ مقرونۃ بالاستعظام و الاستقبال والجواب ان زالک لتعنتھم و عنادھم فی طلبھا لا لا متناعھا و الا لمنعھم موسیی علیہ السلام عن زٰلک کما فعل حین سائلو ان یجعل لھم اٰلھۃ فقال بل انتم قوم تجھلون و ھذا مشعر بامکانالروئیۃ فی الدنیا ولھذا اختلف الصحابۃ رضی اللہ عنھم فی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأی ربہ لیلۃ المعراج ام لا-و الاختلاف فی الوقوع دلیل الامکان و اما الروئیۃ فی المنام فقد حکیت عن کثیر من السلف ولا خفاء فی انھا نوع مشاھدۃ یکون بالقلب دون العین - 15

آیت مذکورہ واحادیث صحاح ماثورہ،جو قیامت میں دیدار الٰہی کے بارے میں ہیں ان کا قبول کرنا اس لئے واجب ہے کہ وہ باہم ایک دوسرے کی تائید کرتی ہیں اور ان کے ناقلین ورواۃ کے شہروں میں کافی بعد اور فاصلہ ہے۔قیامت میں دیدار الٰہی بطور کرامت ہو گا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے ہمیں بھی محروم نہ رکھے۔یہ محال ہے کہ یہ روئیت روئیت قلب ہو۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام عارفین دنیا میں اسے اپنے قلوب سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں بلاشک کفار بھی اسی طرح یعنی قلوب سے دیکھیں گے۔[16]

مولانا ادریس کاندھلویؒ[17] تحریر کرتے ہیں

مومنوں کا بہشت میں اپنے پروردگار کو بے جہت اور بے مقابلہ اور بے کیفیت اور بے احاطہ دیکھنا حق ہے۔آخرت کی اس رویئت اور دیدار پر ہمارا ایمان ہے کہ اہل ایمان بہشت میں حق تعالیٰ شانہ کو بغیر حجاب کے دیکھیں گے مگر اس کی کیفیت اور مثال نہیں بتلائی جاسکتی۔ کیونکہ حق تعالیٰ کی رویئت بے چون وچگون ہوگی گرفتاران چون وچگون اس حقیقت کو نہ سمجھ سکتے ہیں اور نہ سمجھا سکتے ہیں۔ سوائے ایمان لانے کے کوئی چارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو دیکھتا ہے، اور ہم مکان اور جہت میں ہیں۔ اور اللہ جہت اور مکان سے پاک ہے۔ اسی طرح اہل ایمان اللہ تعالیٰ کو جنت میں دیکھیں گے۔ دیکھنے والے تو مکان اور جہت میں ہوں گے اور جس اللہ کو دیکھیں گے وہ مکان اور جہت سے بالا اور برتر ہوگا۔[18]

ان تصریحات کی روشنی میں اہل سنت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رویت باری تعالیٰ دنیا میں قلوب یا جسے ابن حزم نے حاسہ سادسہ کہا ہے[19] ممکن ہے جبکہ آخرت چونکہ دنیا سے ہر حوالے سے بہتر ہے اس لیے وہاں رویت باری آنکھوں سے ممکن ہے۔

رویئت باری تعالیٰ کے بارے میں معتزلہ کا اختلاف اور دلائل

جبکہ معروف کلامی فرقہ معتزلہ[20] اس باب میں متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار قیامت کے دن بھی ممکن نہیں ہے۔ تاہم معتزلہ کی اکثریت کا نظریہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے قلوب سے دیکھ سکتے ہیں۔ اور قلب سے دیکھنے کا معنی یہ ہے کہ ہم دل سے اس کے وجود کا علم رکھتے ہیں۔[21] معتزلہ کا رویت باری تعالیٰ کے سلسلے میں جو اختلاف ہے وہ دراصل اس کی صفات ہی کی ایک شاخ ہے۔ اور معتزلہ جو اتنی شدت سے کے ساتھ ان کے منکر ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رویت باری تعالیٰ مان لینے سے اللہ تعالیٰ کے لیے تشبیہ وتجسیم لازم آتی ہے کیونکہ ان کے خیال میں رویئت عبارت ہے ایک ایسی شعاع سے جو رائی اور مرئی کے مابین سبب اتصال ہے۔ اور اس کے حصول کے بغیر جسم نہیں ہو سکتا۔ پس رویئت ایک طرح کا ادراک ہے جو علم سے ماوراء ہے۔ اور اس کا تعلق صرف موجود ہی سے ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ اس کی نفی کرتے ہیں اور اسے ناممکن قطعی خیال کرتے ہیں۔[22] اور اپنے دعویٰ کے کے لیے قرآن حکیم کی یہ آیت پیش کرتے ہیں۔ لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار[23] یعنی اللہ کو کسی کی نگاہ محیط نہیں ہو سکتی اور وہ سب نگاہوں کو محیط ہے۔ اسی لیے معتزلہ اس عقیدے کی شدت اور سختی سے مخالفت کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کی تحدید اور اور مخلوق سے تشبیہ ممکن نظر آئے۔ جب امام احمد بن حنبلؒ[24] خلیفہ معتصم کے سامنے پیش کیے گئے تو قاضی احمد بن داود نے کہا، یا امیر المومنین اس شخص (احمد بن حنبل) کا خیال ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا حالانکہ آنکھ صرف محدود چیز ہی کو دیکھ سکتی ہے۔۔[25] اسی طرح جب احمد بن نصر الخزاعی خلیفہ واثق کے سامنے پیش کیے گئے تو ان سے واثق نے سوال کیا۔ کیا تم قیامت کے دن خدا کا دیدار کرو گے؟ احمد بن نصر نے جواب دیا،، روایات سے تو یہی ثابت ہے،، واثق نے بگڑ کر کہا،، کمبخت کیا تو خدا کو اسی طرح دیکھے گا جس طرح کسی محدود جسم کو دیکھتا ہے؟[26] نفی رویئت کے سلسلے میں بھی معتزلہ نے اپنے مبالغ اور تعصب کا اظہار نہایت جوش وخروش سے کیا اور منکر خلق قرآن کی طرح جو لوگ رویئت باری تعالیٰ کے قائل ہوتے ان پر کفر کا فتویٰ لگاتے تھے۔[27] جبکہ جن نصوص شرعیہ سے رویت باری تعالیٰ کا اثبات ہوتا ہے ان کے سامنے معتزلہ پریشان ہو کر ان کی تاویلیں کرتے تھے۔ اور جہاں تک احادیث کا تعلق ہے وہ ان کے راویوں کی تکذیب کرتے ہوئے ان کو مجروح قرار دے دیتے تھے۔

رویت ومشاہدہء حق کے بارے میں صوفیاء کی آراء

جبکہ صوفیاء کے ہاں مشاہدہ کا مفہوم خالق اور مخلوق کے درمیان تمام حجابات کا اٹھ جانا ہے۔اور مشاہدہ تک رسائی تین چیزوں سے عبارت ہے۔یعنی علم کے درجے سے حکمت کے درجے تک پہنچنااور پھر حکمت سے معرفت کے درجے تک پہنچنااور آدمی معرفت کے درجے سے حقیقت کے درجے تک پہنچنا آدمی کے علم پر عمل پیرا ہو کر احکام الٰہی کی تعظیم اور سنت نبوی ﷺ کی پیروی سے حکمت کے درجے پر پہنچتا ہے ۔اور یہ اہل حکمت کا مقام ہے۔اور باہمی نزاع ترک،اپنی حکمت سے کنارہ کشی اور رضائے الٰہی کو خود پر لازم کرنے سے صبر کے درجے سے تصفیہ باطن تک پہنچتاہے اور یہ اہل رضا کا مقام ہے۔خلوت میں اوامر الٰہی کا احترام اپنی خدمت سے شرمساری اور رفاقت میں ایثار کرنے سے آدمی معرفت سے حقیقت کے درجے کو پہنچتاہے اور یہی مشاہدہ ہے۔[28]

حصول رویت اور مشاہدہ کا حصول کیونکر ممکن ہے؟معروف صوفی مفکر علامہ قشیریؒ[29] تحریر کرتے ہیں

مشاہدہ ذات باری تعالیٰ کا مقام،مقام فنا کے بعد آتاہے۔رویت باری تعالیٰ کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک مسلمہ ہے۔مقام فناء ترک ماسوا سے حاصل ہوتاہے۔اور جب سالک ماسوا سے فانی ہو کر بحر محبت میں غوطہ زن ہوتاہے تو اسے دولت شہود حاصل ہوتی ہے۔,, سارے صوفیاء کا اس عقیدہ پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آخرت میں ان آنکھوں سے دیدار ہو گا۔اللہ تعالیٰ کے سامنے اس طرح حاضر ہونا کہ اس میں کسی بھی قسم کا شک نہ ہو یہ کیفیات مشاہدہ کہلاتی ہیں۔جب اسرار کا آسمان پردے کے بادلوں سے خالی ہوتاہے تو شہود کا سورج شرف کے برج سے طلوع ہوتاہے۔اصل مشاہدہ وہ ہے جس میں وجود حق ہو گا اور تمھارا وجود مفقود ہو جائے گا۔مشاہدہ کا حامل بندہ گراپڑا ہوتاہے[30] اسی کیفیت کے حصول کے لیے ابو طالب مکیؒ قوت القلوب میں تحریر کرتے ہیں

,,ایمان کا پھل خیرات (نیکیاں) ہیں اور یقین کا مقتضیٰ صالحات ہیں اور شک کی بنیاد لہو ولعب اور سمع وبصر سے ہے۔اور پرہیزگاروں کی صفات اندھاپن اور بہراپن ہیں۔اس لیے اہل یقین کے ساتھ تو آج کے دن عمل کرے،تو جو نہیں سنا وہ سنے،اور جو نہیں دیکھا وہ دیکھے گا۔کیونکہ خواہش اندھا بنادیتی ہے اور شہوت نصیحت اور صداقت سے بہرہ کر دیتی ہے۔اس لیے خواہشات اور شہوات کو فنا کر کے مومن مقام مشاہدہ حاصل کر سکتاہے۔[31]

,,بعض صوفیاء کے نزدیک مشاہدہ اور معاینئہ کی راہ سے حاصل ہونے والا علم ہی علم حق الیقین ہے۔,,اہل تصوف کی اصطلاح میں حق الیقین سے مراد وہ علم ہے جس مین معاینئہ اور مشاہدہ پایا جائے۔اور حق الیقین اصحاب المعرفت کو حاصل ہوتاہے۔[32]

تفسیر حسینی قادری کی رویت باری تعالیٰ ومشاہدہ حق کی صوفی تعبیرات کا تجزیہ

تفسیر حسینی قادری[33] میں رویت باری تعالیٰ و مشاہدہ حق کے متعلق بہت خوبصورت انداز میں بحث کی گئی ہے۔ اور صوفیاء کا نقطہ ء نظر کہ مشاہدہ اور رویئت کا حصول بغیر مجاہدہ اور ترک شہوات کے ممکن نہیں۔سالک جب تک انہیں فنا نہیں کرتا اسے مقام شہود تک رسائی نہین ملتی۔مقام شہود کے حصول کے بارے میں سورہ المائدہ کی آیت وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون[34]

کی تفسیر میں مفسر مذکور تحریر کرتے ہیں ،، اس آیت میں حق تعالیٰ نے فلاح کو چار چیزوں سے متعلق کیا کہ بغیر ان کے اصلی چھٹکارہ حاصل نہیں ہوتا۔ کہ پہلے تو ایمان کہ ابتداء خلقت میں نور پہنچاتا ہے۔ اور یہ بندہ کو شرک کی تاریکیوں کے پردے سے خلاصی دیتا ہے۔ دوسرے تقویٰ کہ اعمال شرعیہ کا منبع اور اخلاق مرضیہ کا منشا ہے، سالک اس سبب سے گناہ کی ظلمت سے نجات پاتا ہے۔ تیسرے وسیلہ، ڈھونڈھنا اور وہ فناء ناسوت ہے بقاء لاہوت میں اور عارف اس کے باعث تاریکیء ہستی سے باہر آتا ہے۔ چوتھے جہاد اور وہ انانیت کو مضمحل اور ہویت کو ثابت کرنا ہے۔ اور موحد اس مرتبہ پر پہنچ کر وجود کی تیرگی سے چھوٹتا ہے اور شہود کے نور میں پہنچ جاتا ہے۔[35]

لطائف الاشارات میں امام قشیریؒ اسی آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ اعمال کی تجرید ریاء سے اور نفوس کی حظوظ سے نہیں ہوگی اس وقت تک دولت فلاح ومشاہدہ حاصل نہیں ہوسکتی- ويقال ابتغا ء الوسيلة تجريد الا عمال عن الرياء ، وتجريد الا حوال عن الا عجاب ، وتخليص النفس عن الحظوظ - [36]

سورہ النساء کی آیت والجار الجنب [37]

کی تفسیر میں مقام شہود کے حصول کے بارے میں کہتے ہیں ،، روح کا ہمسایہ سر ہے اسے مقامات شہود کی غیبت اور مکاشفات کے حجاب سے روک۔ اور سب سے زیادہ یہی بات لائق اور سزاوار ہے کہ وھو معکم کے سر سے تو غافل نہ ہو جا اور یقین رکھ۔[38]

واذ كان جار نفسک هذا حکمه فجار قلبک - وهو روحک - اولى ان تحامى على حقها، ولا تمكن لما يخالفها من مساكنتها ومجاورتها- وجار روحک - وهو سرک- اولى ان ترعى حقه، فلا تمكنه من الغية عن اوطان الشهود على دوام السا عات - [39]

بندہ مومن کی سب سے بڑی خوش قسمتی اور سعادت حصول سعادت دارین ہے۔ اہل جنت کو سب سے بڑی دولت جو جنت میں حاصل ہوگی وہ نعمت لقاء ربانی ہے۔ ملا حسین کاشفی سورہ آل عمران کی آیت

فرحين بمآآتهم الله من فضله [40]

کی تفسیر میں کہتے ہیں ،، ارواح قدسی کو انوار الوہیت کے ساتھ جب شوق پیدا ہوتا ہے تو ان کی ذاتوں کو معارف ربانی کی شعاعوں سے منور کر دیتے ہیں۔ فی الواقع مقام وصال پر پہنچنے سے زیادہ خوشی اور جمال وجہ کریم کے نظارہ سے بڑھ کر خوشی ومسرت کسی اور چیز میں نہیں ہوسکتی۔[41]

اس آیت کی تفسیر میں لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں- من علم ان احباءه ينتظرونه وهم فى الرفه والنعمة لا يهنا بعيش دون التاهب والا لمام بهم والنزول عليهم - [42]

اور مشاہدہ ربانی بغیر محنت اور مجاہدہ کے ممکن نہیں کیونکہ جب تک معصیات کا زنگ نہیں اترتا لقاء محبوب ممکن نہیں۔ سورہ آل عمران میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ ،، خلاصہ کلام یہ ہے کہ مجاہدہ کی محنت اٹھائے بغیر آدمی مشاہدہ کی راحت کو نہیں پہنچ سکتا-43 نزلا من عند الله [44] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ دار السلام کے مہمانوں کا نزل بہشت ہوگی پس ہر نوانو القاء کے تماشے کے سوا اور کچھ نعمت کلی نہ ہوگی۔[45]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں- الذ ین وسمنا هم بذل الفر قة بئست حالتهم ، والذين رفعو ا قد ما لا جلنا فنعمت الحالة والزلفة ، وصلو ا الى الثواب المقيم- وبقو ا فى الوصلة والنعيم ، وما عند الله مما اد خرنا لهم خير مما املوه با ختيار هم۔[46]

سورۃ النساء کی آیت وندخلكم مدخلا كريما [47] کی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جمعیت یہ ہے کہ سب سے ایک ہی کے مشاہدہ میں تو مشغول ہو۔[48]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔الكبر القبائراثبا تک نفسک فاذا شاهدت نفسيها تخلصت من اسر المحن - فی اموركم اد خا لا حسنا لا ترون منكم دخولكم ولا خروجكم وانما ترون المصرف لكم ۔[49]

سورۃ النساء کی آیت حتّٰی تعلموا ماتقولون[50] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نوائے روحانی جو ایمان شہودی کا نقش جان کے صفحہ پر رکھتے ہیں ان کی طرف حق تعالیٰ یہ خطاب فرماتا ہے کہ دل کبجامع مسجد میں نماز قربت کے قریب اس وقت نہ جاؤ جب کہ مست ہو غفلت کے نشے میں جب تک کہ ہوا و ہوس کی مستی سے ہوشیار ہو کر یہ جانو کہ تم کیا کہتے ہو۔[51]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں- النبی عن موجب السكر من الشراب لا من الصلاة ، اى لا تصا د فنكم الصلا ة و انتم بصفة السكر ، اى امتنعو ا عن شرب ما يسكر فانكم ان شر بتم سكر تم ، ثم اذا صادفكم الصلاة على تلك الحا لة لا تقبل منكم صلا تكم -[52]

سورۃ الفاتحہ کی آیت اهدنا الصراط المستقيم [53] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ تو ہمیں سیدھی راہ دیکھا یعنی اپنی ذات کی محبت اور مشاہدے سے مشرف رکھ۔[54]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔اقطع اسرانا عن شهود الاغيار، ولوح فى قلوبنا طوالع الانوار۔[55]

سورۃ النساء کی آیت یٰايها الذين اٰمنوا اٰمنوا [56] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو دلیل کی روح سے ایمان لاؤ کشف اور ظاہر ہو جانے کی وجہ سے۔[57]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔ آمنو من حيث البرهان آمنو ا من حيث البيا ن الى ان تو منو ا من حيث الكشف والعيان۔[58]

سورۃ المائدہ کی آیت فتنقلبوا خٰسرين[59] تو ہو جاؤ گے نقصان اٹھانے والے دنیا میں ثواب جہاد سے اور آخرت میں لقاء رب العباد سے۔[60]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔ وعن الا رادة و ذلک يوجب الشقوة - التى هى الفراق - على القلوب - [61]

سورۃ المائدہ کی آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ[62] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ عارف کا وسیلہ ترک وسائل ہے اور وہ معائینہ کی راہ سے دیکھ لیتا ہے۔[63]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔ ابتغاء الوسیلة التبری عن الحول والقوة، ولاتحقق بشهود الطول والمنة ۔[64]

سورۃ المائدہ کی آیت وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون[65] کی تفسیر میں لکھتے ہیں جہاد انانیت کو مضمحل اور ہویت کو ثابت کرتا ہے اور موحد اس مرتبہ پر پہنچ کر وجود کی تیرگی سے چھوٹتا ہے اور شہود کے نورمی پہنچ جاتا ہے۔[66]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔ ویقال ابتغا ء الوسیلة تجرید الا عمال عن الریا ء وتجر ید الا حوال عن الا عجاب، وتخلیص النفس عن الحظوظ ۔ [67]

سورۃ الاعراف کی آیت ولباس التقوٰی ذٰلک خیر [68] کی تفسیر میں لکھتے ہیں سر کا نصیبہ اس لباس تقویٰ سے انوار لقا کا مشاہدہ ہے۔اور اس سے ماسویٰ اللہ کی شرمگاہ چھپتی ہے۔[69]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔وللروح لباس من التقوی وهو ترک العلائق وحذف العوائق - وللسر لباس من التقوی وهو نفی المساکنات والتصاون من الملاحظات ۔ [70]

سورۃ الاعراف کی آیت خذوا زینتکم عند کل مسجد[71] زینت زبان علم سے ستر عورت ہے نماز کے واسطے اور کشف سے حضور دل ہے عرض راز و نیاز کے واسطے۔[72]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔علی لسان علم یجب ستر العورة فی الصلاة ، وعلی موجب الا شارة - زینة العبد بحضور الحضرة - ولزوم السدة ، واستدامة شهود الحقیقة- ویقال زینة نفوس العا بدین آثار السجود ، وزینة قلوب العارفین انوار الو جود فالعبد علی الباب بنعت العبودیة ، والعارف علی البساط بحکم الحریة ۔ [73]

سورۃ الاعراف کی آیت ولوان اهل القرٰی اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکٰت من السمآء والارض [74] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ برکات آسمانی کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں اگر بندے باور کرتے میرے وعدے اور بچتے میرے حکم کی مخالفت سے اور ڈرتے میری دھمکی سے،تو ان دلوں کو اپنے مشاہدہ کے نور سے ہم روشنی دیتے آسمان کی برکت اس طرف اشارہ ہے۔[75]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔ لو امنو با الله، واتقو الشرک لفتحنا علیهم بر کات من السما ء وا لارض باسباب العطاء - ولکن سبق بخلافه القضائ- وابوبالرضاء ، والرضاء اتم من العطاء ۔ [76]

سورۃ الاعراف کی آیت انظر الیک قال رب ارنی ط قال لن ترٰنی [77] کی تفسیر میں لکھتے ہیں فنا ہو جانے والی آنکھ سے تو مجھے نہ دیکھ سکے گا بلکہ جمال باقی دیدہ باقی ہے دیکھنا چاہیے۔اور دیدہ باقی بہشت میں ہوگا جاننا چاہیے کہ حضرت موسیٰ نے خدائی دید جو مانگی دلیل دید جائز ہونے پر،اس واسطے کہ اگر دید محال ہوتی تو موسیٰ سوال نہ کرتے اس واسطے کہ انبیاء سے محال چیز کا طلب کرنا روا نہیں۔[78]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔ویقال اشد الخلق شوقا الی الحبیب اقر بهم من الحبیب ، هذا موسیٰ علیه السلام ، وکان عریق الوصلة، واقفا فی محل المناجاة محدقة به سجوف التولی ، غالبةعلیه بواده الوجود، ثم فی عین ذلک کان یقول کان غائب عن الحقیقة - ولکن ما از داد القو م شربا الا از دادو ا عطشا ، ولا از داد و ا تیما الا ازدادو شوقا ، لانه لا سبیل الی الوسلة الا با لکمال ، والحق - سبحانه - یصوف اسرار آصفیائه عن مدا خلة الملال۔[79]

سورۃ الفاتحہ کی آیت اھدنا الصراط المستقیم [80] کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ،، ہمیں راہ دکھا سیدھی کہ اقوال افعال اخلاق میں اولیاء انبیاء کی راہ ہے۔اس واسطے کہ افراط و تفریط اور زیادتی کمی میں وہ راہ متوسطہ ہے۔ یا راہ مستقیم پر ہمیں ثابت قدم رکھ کہ وہ دین اسلام اور سنت سید الانام ہے اس کے معنی میں ایک بڑا نکتہ اور بڑی اچھی بات ہے۔ وہ یہ کہ دکھا تو ہمیں سیدھی راہ یعنی اپنی ذات کی محبت اور مشاہدے سے مشرف رکھ تاکہ اپنی طرف اور تیرے غیر کی جانب التفات کرنے سے آزاد ہو کر ہم بالکل تیرے ہی گرفتار ہو جائیں اور تیرے سوا نہ ہم کچھ جانیں اور تیرے سوا نہ ہم کچھ دیکھیں اور تیرے سوا نہ ہم کچھ خیال کریں۔ یا یہ معنی ہیں کہ دکھا تو ہمیں سیدھی راہ یعنی وہ راہ جو تیری ذات مبارک پاک کو ہر موجود کے ساتھ ہے۔ کہ وہ موجود اس راہ کے بغیر کچھ ظہور ہی نہیں رکھتا اور بے اس کے اپنے کمال کی انتہا کو نہیں پہنچتا تاکہ ہر حال میں تیرے سوا ہم کچھ نہ دیکھیں اور تیرے غیر کی طرف متوجہ ہونے سے ہم آزاد ہو جائیں۔[81]

سورۃ انفال کی آیت مغفرة ورزق کریم[82] کی تفسیر میں رزق کے بارے میں اشاری نکتہ تحریر کرتے ہیں کہ رزق کریم وہ ہے جو سر ذوق کو مشاہدہ سے باز نہ رکھے۔[83] سورۃ التوبہ کی آیت انفروا خفافا وثقالا [84] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ خفاف وہ لوگ ہیں جو شہود ماسوا کی قید سے آزاد ہیں اور ثقال وہ ہیں جو قید تعلقات میں قید ہیں۔[85] لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔مشاغیل و غیر مشاغیل [86]

سورۃ یونس کی آیت للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادة [87] میں زیادہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ زیادتی حضرت حق کی لقاء ہے کہ محض اپنے کرم سے جنتیوں کو عطا فرمائیگا۔[88]

لطائف الاشارات میں قشیری تحریر کرتے ہیں۔مفعلی موجب الخبر و اجماع السلف النظر الی الله،و یحتمل ان تکون الروئیة دوامها-و یحتمل ان تکون اللقاء -و البقاء فی حال اللقاء-ویقال الحسنیٰ عنهم لا مقطوعة ولا ممنوعة ،و الزیاده لهم لا عنهم محجوبة ولا مسلوبة [89]

سورۃ یونس کی آیت هدی ورحمة للمؤمنین[90] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ظاہری نعمتیں فضل ہیں اور باطنی نعمتیں رحمت ہیں یا جنت میں داخل ہونا فضل ہے اور دوزخ سے نجات پانا رحمت ہے یا پردہ اٹھ جانا فضل ہے اور شہود لقاء رحمت ہے۔[91]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں۔ویقال شفاء العاصین بوجود النجاة، وشفا ء المطیعین بوجو د الدر جات، وشفاء العارفین با لقرب والمناجاة - [92]

سورۃ یونس کی آیت- لهم البشریٰ فی الحیٰوة الدنیا وفی الأخرة [93] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ولی کو دو بشارتیں ہیں دنیا میں معرفت اور

عقبیٰ میں سرفرازی کا خلعت یہاں مجاہدہ کا سرور وہاں مشاہدہ کا نور، یہاں صفا اور وفا وہاں رضا اور لقاء۔[94]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں وبشر تھم الحقیقة با ستجیاب الا کرام ، بما کو شفو به من الا علام - وهذه هی البشری فی عا جلهم - واما البشری فی اجلهم - فالحق - سبحانه- یتولی ذلک التعریف - [95]

سورۃ یونس کی آیت فعلیه توکلوا ان کنتم مسلمین[96] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مسبب الاسباب کے شہود کے دریا میں استغراق اور ملاحظہ اسباب سے انقطاع حقیت توکل ہے۔[97]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں وحقیقة التوکل توسل تقد یمه متصل ، ثم یعلم انه بفضله - سبحانه- تحصل نجا ته، لا بما یا تی به من التکلف - هذه هی حقیقة التوکل -[98]

سورۃ الرعد کی آیت الا بذکرالله تطمئن القلوب[99] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ عوام کے دل کو آرام تسبیح اور ثنا سے ہے اور خواص کے دل کو اطمینان صفات اعلی سے ،اور علماء ربانین کے دل کو آرام حقائق اسماء الحسنیٰ سے ، مگر موحدوں کے دل کو چین نہیں آتا۔ بے مشاہدہ لقاء کے اور یہی مقصد اعلی ہے۔[100]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں ویقال اذا ذکرهم ان الله ذکرهم استروحت قلو بهم ، واستبشرت ارواحهم ، واستانست اسرارهم- [101]

سورۃ الرعد کی آیت یمحوا الله ما یشآئ ویثبت [102]کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ مٹا دیتا ہے شہود عبودیت کو اور اسکے لوازم میں سے اور ثبات کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ شہودیت ربوبیت اور اس کے لوامع میں سے، یا شہود خلق لے لیتا ہے اور شہود حق دے دیتا ہے۔[103]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں ویمحو عن قلوب العارفین الحظوظ، ویثبت بدلها حقوقه تعالی ، ویمحو عن قلوب الموحد ین شهود غیر الحق ویثبت بدله شهود الحق، ویمحو آثار البشر یة ویثبت انوار شهود ا لا حدیة - ویقال یمحو العارفین عن شواهد هم، ویثبتهم بشاهد الحق- ویقال یمحو العبد عن اوصافه ویثبته با لحق فیکون محوا عن الخلق مثبتا بالحق للحق- [104]

سورۃ ابراہیم کی آیت لتخرج الناس من الظلمٰت الی النور [105]کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ظلمت تدبیر سے شہود تقدیر کے نور کی طرف نکالنا مراد ہے۔[106]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں ومن ظلمات الا بتدا ع الی نور الا تباع، ومن ظلمات دعا وی النفس الی نور معارف القلب، ومن ظلمات الا بتداع الی نور الا تباع- [107]

سورۃ الحجر کی آیت وانا لنحن نحی ونمیت[108] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مشاہدے کے انوار سے دلوں کو ہم زندگی دیتے ہیں

اور مجاہدے کی آگ میں نفسوں کو ہم مار ڈالتے ہیں۔[109]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں نحی قلوبھم با المشا ھدۃ، ونمیت نفوسھم با المجاھدۃ - ویقال نحییھم بان نفنیھم بالمشاھدۃ ، ونمیتھم بان نا خذھم عب سوا ھدھم -[110]

سورۃ الحجر کی آیت فسبح بحمدربک وکن من السٰجدین[111] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے یارسول اللہ ﷺ ہم تمہاری تنگ دلی سے آگاہ ہیں اور بیگانوں کے غصے سے جو آپ کو تکلیف پہنچتی ہے۔ ہم اس سے خبر دار ہیں۔ تم حضور دل سے نماز پڑھو کہ نماز مشاہدے کا میدان ہے اور دوست کے مشاہدے میں بلا کا بوجھ کھنچنا آسان ہوتا ہے۔ ایک پیر طریقت نے کہا ہے کہ میں نے بغداد کے بازار میں دیکھا ایک شخص کو لوگوں نے سو کوڑے مارے اس نے آہ تک نہ کی میں نے اس سے پوچھا کہ اے جوان مرد تو نے اتنے زخم کھائے اور اف تک نہ کی وہ بولا شیخ صاحب مجھے معذور دیکھئے کہ میرا معشوق میرے برابر تھا۔ اور دیکھ رہا تھا کہ مجھے اس کے واسطے مارتے ہیں اس کے نظارے کے سبب سے مجھے زخم کے درد کی تمیز نہ تھی اور مجھے کچھ معلوم نہ ہوا۔[112]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں ویقال ھون علیہ ضیق الصدر ویقال ان ضاق صدرک بسماع ما یقولون فیک من ذمک فارتفع بلسانک فی ریاض تسبیحنا ، والشناء علینا فیکون ذلک سببا لزوال ضیق صدرک وسلوۃ لک بما تتذک من جلال قدرنا وتقدیسنا، واستحقاق عزنا - ولم یقل یزیق قبلک ، لانہ کان فی محل الشھود ، ولا راحۃ للمومن دون لقاء اللہ، ولا تکون مع اللقاء وحشۃ-[113]

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت واوفوا بالعھد-ان العھد کان مسئولا[114] کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ خدا کے بہت سے عہد ہیں آدمی کے ہاتھ پاؤں سے تو ادب لازم رکھنے کا عہد ہے اور اس کی جان سے فرائض ادا کرنے کا اور اس کے دل سے خوف اور ڈر کا اور اس کی روح سے یہ عہد ہے کہ مقام قرب سے دور نہ ہو۔ اور اس کے سر سہ کہ ماسویٰ اللہ کا مشاہدہ نہ کرے اور ہر عہد کی بابت آدمی سے سوال کیا جائیگا۔[115]

سورۃ الکھف کی آیت فمن کا ن یر جو ا لقآئ ربہ فلیعمل عملا صا لحا [116] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ غیر خدا کو دیکھنے سے ہمت کی آنکھ بند کر لینا اور مولیٰ کی دید کے سوا نہ کھولنا مراد ہے۔[117]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں حمل الرجاء فی ھذہ الا یۃ علی خوف العقو بۃ ورجاء المثوبۃ حسن، ولکن ترک ھذا علی ظاھرہ اولی ، فالمومنون قاطبۃ یر جون لقاء اللہ - والعمل الصالح الذی بو جودہ یصل الی لقائہ ھو صبرہ علی لواعج اشتیاقہ، وان یخلص فی عملہ -[118]

سورۃ الانبیاء کی آیت ھذا یومکم الذی کنتم توعدون[119] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہی تمہارے ثواب اور بزرگی کا دن ہے عارفوں کو خطاب پہنچے گا کہ یہ دن تمہارے تماشے کا ہے۔[120]

سورۃ الحج کی آیت وبشرالمخبتین[121] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مشتاقوں کو دیدار الٰہی کی خوش خبری دو اس واسطے کہ کوئی خوش خبری اس سے بڑ

ھ کر نہیں۔[122]

سلمیؒ[123] حقائق التفسیر میں اس آیت کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ بشر المشتاقین الی با لنظر وجھی - [124]

سورۃالمومنون کی آیت الذین هم فی صلاتهم خشعون [125] کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ باطن میں خشوع اس کا نام ہے خطرے اور وسوسے روکے اور دل سے قرابت رہے۔ اور شہود کے دریا میں مستغرق ہو کر انوار جمال وجلال کے آثار ظہور کی مشعلوں سے گداختہ ہو۔[126]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں والخشوع فی الصلاۃ اطراق السر علی بساط النجوی با ستکمال نعت الهیبة ، والذوبان تحت سلطان الكشف، والا متحاء عند غلبات التجلی - [127]

سورۃالنور کی آیت رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکراللہ [128] میں رجال کی تفسیر میں کہتے ہیں نماز پڑھنے والے مرد ہیں کمال استغراق کی وجہ سے مقام شہود میں ہیں۔ ان کا باطن اسماء اور صفات الہیٰ کے مشاہدہ میں ہے۔[129]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں ویقال القلوب بیوت المعرفة ، والا رواح مشاهد المحبة ، والا سرار محال المشاهدة -[130]

سورۃالفرقان کی آیت وقال الذین لا یرجون لقآءنا [131] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جو امید نہیں رکھتے ہمارے دیدار کی یعنی بعث وحشر کے منکر ہیں۔[132]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں لا یو منون بالحشر والنشر والر جوع الی اللہ فی القیامه من الد نیا- وکم کانوا لا یخافون العذاب، ولا ینتظرون کذلک کانو ا لا یومنون لقاء اللہ - فمنکر الرویة من اهل القبلة -ممن یومن با لقیامة والحشر - مشارک لهوء لا فی جحد ما ورد به الخبر والنقل لا ن النقل کما ورد بکون الحشر ورد بکون الرویة لا هل الایمان-[133]

سورۃالشعراء کی آیت والذی هو یطعمنی ویسقین[134] کی تفسیر میں لکھتے ہیں ظہور تجلی صفت ربوبیت کے ساتھ اس لیے کہ روحیں اس کے سبب سے تازیں ہو جاتی ہیں۔[135]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں لم یشر الی طعام معهود او شراب مالو ف ولکن اشار الی استقلاله به من حیث اکمعرفة بدل استقلال غیره بطعا مهم ، والی شراب محبته الذی بدل استقلال غیره بشرابهم - [136]

سورۃالقصص کی آیت انی انا اللہ رب العٰلمین[137] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ موسیٰ نے درخت کی طرف نگاہ کی ایک آگ دیکھی بے دھوئیں کے سفید پھر اپنے دل کی جانب جو نظر کی تو شوق لقائے محبوب کی آگ کا شعلہ مشاہدہ کیا۔ یہ دو آگیں دیکھنے سے قریب تھا کہ سوخت ہو جائیں۔[138]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں اخلع نعلیک ولاق عصاک ، واقم عندنا هذه الليلة ، فلقد تعبت فی الطريق- وذلک ان لم يكن فی النقل والا ثار فهوما يليق بتلک الحال -[139]

سورۃ العنکبوت کی آیت ان الصلٰوۃ تنھی عن الفحشآء والمنكر [140] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نماز سالک کو شہود انسیت اور ظہور انانیت سے گزار دیتی ہے۔ یعنی سالک پر ظاہر ہو جاتا ہے کہ حقیقت کی رو سے سوا اللہ کے کچھ نہیں۔[141]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں الصلات الحقيقية ما تكون ناهية لصاحبها عن الفحشاء ولامنكر فان لم يكن من العبد انتها ء فا لصلاة ناهية على معنى ورود الزواجر على قلبه بالا يفعل، ولكنه يصر ولا يطيع تلک الخواطر-[142]

العنکبوت کی آیت وان الله لمع المحسنين[143] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ جہاد کرتے ہیں میری راہ میں دین کے دشمنوں کے ساتھ اور نفس اور خواہش کے ساتھ تو دیکھاتے ہیں ہم انہیں دولت لقاء کو پہنچنے کی راہ۔ یا جو لوگ کرتے ہیں آراستہ اپنا ظاہر مجاہدات کے ساتھ تو ہم ان کا باطن مشاہدات سے روشن کر دیتے ہیں۔[144]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں الذين زينو ظواهر هم با لمجاهدات حسنت سرا ئر هم بالمشاهدات- الذين شغلو ا ظواهر هم بالو ظائف اوصلنا الى سرائر هم اللطائف - الذين قاسو ا فينا التعب من حيث الصلوا ت جاز يناهم بالطرب من حيث المواصلات - [145]

سورۃ السجدہ کی آیت بل هم بلقا ربهم كٰفرون[146] آخرت جو دیدار کی جگہ ہے اس کا ایمان نہیں رکھتے۔[147]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں لو كانت لهم ذرة من العرفان،وشمة من الا شتياق ، ونسمة من المضبة لما تعصبو ا كل هذا التعصب فی انكار جواز الر جوع الى الله - [148]

سورہ فاطر کی آیت فمنهم ظالم لنفسه- ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرٰت[149] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ سابق وہ ہے جو منعم سے منعم کی طرف پھرے یعنی مشاہدے میں رہے اور اس سے نعمتیں حاصل کرے۔[150]

لطائف الاشارات میں مفسر اس آیت کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں ويقال الظالم من زهد فی دنياه، ولمقتصد من رغب فی عقباه، والسابق من اثر على الدارين مولاه-ويقال الظالم صاحب المحا ضرة، والمقتصد صاحب المكاشفة ، والسابق صاحب المشاهدة-[151]

سورۃ یٰسین کی آیت لیاکلوا من ثمرہ[152] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ مکاشفوں اور مشاہدوں کے پھلوں سے فائدہ لیتے ہیں۔ اور جو کام کہ انہوں نے کیے ہیں خیر اور صدقے کے اس کے نتائج سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔[153]

سورۃ الزمر کی آیت للذين احسنوا فی هذه الدنيا حسنة [154] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے مشاہدہ کے طریق پر عبادت کی

دنیا میں ان کے واسطے بھلائی انوار تجلیات جمالی دیکھنا ہے۔[155]

سورۃ الشوریٰ کی آیت ویزیدهم من فضله [156] کی تفسیر میں فضل کی تفسیر اس طرح کرتے ہیں کہ وہ نعمت عطا فرماتا ہے۔ جس کے مانگنے کی جرائت تک انہوں نے نہ رکھی کہ وہ دیدار الہیٰ ہے اور اسلام۔[157]

لطائف الاشارات میں علامہ قشیری لکھتے ہیں یقول المفسر ون من اهل السنة فی هذه الزيادة انها الروية - ذكر التوبة واهلها ، وذكر العاصين بو صفهم، ثم ذكر المطيعين الذين آمنو ا وعملو ا الصا لحات - فلما و صل الى الزيادة- التى هى الروية - قال ويزيد هم على الجمع والكناية اذا تلت مذكورات رجعت اليها جميعا - فيكون المعنى ان الطاعات فى مقابلها الدراجات ، وتكون بمقد ارها فى الزيادة والنقصان، واما الروية فسبيلها الزيادة والفضل - والفضل ليس فيه تميز - [158]

ومن يتول يعذبه عذابا اليما[159]

کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اور وہ عذاب محرومی کا ہے۔ اس واسطے کہ حکم خدا کی مخالفت کے سبب سے دولت دیدار نہ حاصل ہو گی اور رسول کے حکم سے مخالفت کرنے میں سفادت شفاعت سے محروم رہیں گے۔[160]

سورۃ النجم کی آیت ما زاغ البصر وما طغٰی [161] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت رسول ﷺ کے حسن ادب اور علو ہمت کی تعریف ہے کہ اس رات تمام کائنات میں سے کسی طرف آپ ﷺ نے التفات نہیں فرمائی اور دل کی آنکھ مشاہدہ جمال الہیٰ کے سوا اور کسی پر نہیں کھولی۔[162]

حقائق التفسیر میں سلمی تحریر کرتے ہیں رای الآيات فلم تكبر فى عينه لكبر همته وعلو محله ولا تصاله با لكبير المتعال - [163]

سورۃ النجم کی آیت وانه هو امات واحيا[164] میں زندہ اور مردہ کی وضاحت اس طرح کرتے ہیں۔ مار ڈالتا ہے زاہدوں کے تصوف کو اور زندہ کرتا ہے عارفوں کے دلوں کو انوار مشاہدہ یا جس کو مقام فنا فی اللہ پہنچاتا ہے اسے جام بقا باللہ سے ایک گھونٹ چکھاتا ہے۔[165]

حقائق التفسیر میں مفسر تحریر کرتے ہیں۔امات با الاعراض عنه و احياء بالمعرفةبه -امات النفس بالمخالفة و احيا القلوب بانوار الموافقة-امات بالاستتار و يحى بالتجلى -[166]

سورۃ الحدید کی آیت ذٰلک هو الفوز العظيم[167] کی تفسیر میں مشاہدہ جمال کے متعلق کہتے ہیں قیامت کے سب ہولوں سے بے خوف ہو کر دار الجلال میں پہنچو گے اور حضرت ملک متعال کا دیدار دیکھو گے۔[168]

سورۃ الطلاق کی آیت وكان عاقبة امرها خسرا[169] کی تفسیر میں خسارا کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اور اس سے بڑھ کر اور بدتر کون سا نقصان ہے کہ جنت اور دیدار الہیٰ سے محروم ہوں گے اور قید خانہ دوزخ اور عذاب الہیٰ دردناک میں مبتلا ہوں گے۔[170]

سورۃ الدھر کی آیت واذا رايت ثم رايت نعيما وملكا كبيرا[171] کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ نعم راحت اجسام ہے اور ملک کبیر لذت ارواح نعیم گھر کا دیکھنا ہے اور ملک کبیر صاحب خانہ کو مشاہدہ کرنا اور گھر بے صاحب خانہ کے کچھ کام نہیں آتا۔[172]

سورۃ النباء کی آیت وجعلنا اليل لباسا[173]

کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ رات شب بیداروں کا پردہ ہے کہ اعتبار کی نظر سے چھپالیتی ہے۔ تاکہ خلوت میں مکالمہ یا محاضرہ یا مشاہدہ کی لذت سے ہر ایک استعداد کی قدر فائدہ پاتا ہے۔[174]

نتائج وسفارشات

صوفیاء کا منتہائے مقصود ذات الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ان کا مطلوب ہے۔ صوفیاء کی تعلیم رویئت ومشاہدہ ذات باری تعالیٰ کے بارے میں ان کلامی فرقوں سے منفرد اور ممتاز ہے۔ معتزلہ کے نزدیک رویئت سرے سے ممکن ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے تشبیہ اور اور تجسیم لازم آتی ہے۔ جو ان کے نزدیک توحید کے خلاف ہے۔ جبکہ اہلسنت کے نزدیک رویئت اور مشاہدہ باری تعالیٰ ممکن ہے۔ دنیا میں رویئت قلوب سے جبکہ آخرت میں آنکھوں سے ہو گی۔ البتہ کیفیات رویئت میں ان کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ جبکہ صوفیاء رویئت کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک رویئت ومشاہدہ کی نعمت مادیت کو فنا کر کے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اور سالک جب اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر کر کے تمام علائق و وسائط سے آنکھیں بند کر لیتا ہے تو اسے مشاہدہ ذات ربانی حاصل ہوتا ہے۔ اور یہی مقسود عبادت بھی ہے۔ جس کی تائید حدیث احسان سے بھی ہوتی ہے۔ اور یہ نقطہ ء نظر قرآن اور سنت کے نصوص کے مطابق بھی ہے۔ تفسیر حسینی قادری میں رویت ومشاہدہ باری تعالیٰ کے مضامین میں سلف صوفی مفسرین کے خیالات سے مکمل ہم آہنگی اور ان کے نظریات کا تتبع بھی سامنے آتا ہے۔

حوالہ جات

---

[1] ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم، ایک اندلسی عرب، عالم، فاضل، جو کئی علوم وفنون میں ماہر تھے۔ رمضان ۳۸۴ھ کے آخری دن یعنی ۷۔ نومبر ۹۹۴ء میں پیدا ہوئے۔ اپنا تعلق موالی بنو امیہ سے جوڑتے تھے۔ اندلس کے گاوں دلبہ کے رہنے والے تھے۔ معروف تصانیف میں سے تواریخ الخلفاء وجمہرۃ الانساب و الاحکام فی اصول الاحکام، فقہ میں، المحلیٰ بالآثار فی شرح المجلیٰ بالا قتصار ہے۔ ابن حزم نے ظاہری اصولوں کو دینی عقائد پر منطبق کرنے میں نیا راستہ اختیار کیا۔ اور اپنی مشہور ترین کتاب الفصل فی الملل والاھواء والنحل میں اسلام کے فرقوں پر بڑی تیز اور تلخ تنقید کی۔ بالخصوص اشاعرہ اور ان کے خیالات پر۔ ان کا انتقال ۲۸ شعبان ۴۵۶ھ بمطابق ۱۵ اگست ۱۰۶۴ء میں ہوا۔ (مختصر اردو دائرۃ المعارف، ص، ۱۳۱تا۳۴، ط، لاہور۔ ط۔ مارچ ۲۰۰۳ء)

[2] اندلسی، ابن حزم، الفصل فی الملل والاھوٰ والنحل، ج۳ص ۲، طبع قاہرہ۔ س، ۱۹۲۸

[3] احمد بن علی ابو بکر، الخطیب البغدادی، الامام اور الحافظ کے لقب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ کمال کا حافظہ رکھتے تھے۔ معروف تصنیف تاریخ بغداد کے مصنف ہیں۔ بغداد کے ساتھ ساتھ کوفہ، بصرہ، دمشق، رے کے شیوخ اساتذہ سے کسب فیض پایا۔ (الصفدی، الوافی باالوفیات، ج، 1 ص، ۹۴۴، دار الکتب السلطانیہ، بیروت۔ س، ن)

[4] القیامۃ، ۲۰۰۲

[5] بغدادی، عبد القاہر، امام، اصول الدین، ص، ۹۹ طبع استنبول، ۱۳۴۷ھ

[6] ابو الحسن علی بن اسمٰعیل اشعری، معروف عالم دین اور اہل سنت کے معروف کلامی فرقہ کے بانی ہیں۔ جو انہی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ بصرہ میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب معروف صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ معتزلہ کے مسلک کو چھوڑ کر اہلسنت کا طریق اپنایا۔ اشعری یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ

اللہ تعالیٰ کا دیدار آخرت میں یقیناً حاصل ہو گا مگر اس کے صورت اور کیفیت سے ہم نا آشنا ہیں۔ سن پیدائش ۲۶۰ھ اور سن وفات ۳۲۴ھ ہے۔ بصرہ سے ترک سکونت کر کے بغداد میں رہائش اختیار کی۔ اور وہیں وفات پائی۔ کثیر التصانیف تھے۔ تاہم معروف کتب میں الابانہ عن اصول الدیانہ، اللمع، مقالات الاسلامیین ہیں۔ (مختصر اردو دائرۃ المعارف، جامعہ پنجاب، لاہور۔ ط، مارچ، ۲۰۰۳ء)

[7] اشعری، ابو الحسن، امام، الابانۃ فی اصول الدیانۃ، ص، ۹۹ طبع حیدر آباد دکن

[8] ابو الکلام، محی الدین احمد، ابو الکلام آزاد، (۱۸۸۸۔۱۹۵۸ء) ہندوستان کے معروف مذہبی رہنماء، سیاسی قائد اور معروف صحافی ہیں، الہلال اور البلاغ کے ایڈیٹر ہیں، صاحب طرز ادیب اور بہت اچھے مقرر و خطیب تھے۔ سیاسی فکر میں کانگرس کے حامی تھے۔ معروف تصنیفات میں سے ترجمان القرآن، غبار خاطر، ہے۔ (کاشمیری، شورش، ابو الکلام آزاد، ص 24، مطبوعات چٹان، لاہور)

[9] آزاد، احمد، ابو الکلام، ترجمان القرآن، ج ا ص ۱۸۶، اسلامی اکادمی ناشران کتب لاہور۔ س، ن

[10] آزاد، احمد، ابو الکلام، ترجمان القرآن، ج ا ص ۱۹۰

[11] السنہ لابن ابی عاصم، ج ا، ص ۲۰۴، رقم الحدیث: ۴۶۹، ۴۶۸، مطبوعہ المکتبۃ الاسلامیہ، بیروت

[12] عبد اللہ بن عباس بن مطلب، قریشی، ہاشمی 3ھ کو پیدا ہوئے۔ رسول اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ حبر الامۃ اور ترجمان القرآن کے لقب سے نوازے گئے۔ طائف میں رہائش اختیار کر رکھی تھی وہیں پر ۶۸ھ میں وفات پائی، (العسقلانی، احمد بن علی، ابن حجر، تہذیب التھذیب، ج، ۵ ص ۲۷۴ رقم، ۴۷۴، دار الفکر، بیروت، ط ۱۴۰۴ھ)

[13] اخرجہ الترمذی، رقم الحدیث، ۲۵۱۶

[14] حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود، ایک مشہور حنفی فقیہ اور عالم دین صغد کے علاقے میں بمقام تسف پیدا ہوئے۔ ۷۱۰ھ کو وفات پائی۔ اور ایذج خوزستان میں مدفون ہوئے۔ عقائد پر ان کی تصنیف، العمدہ فی اصول الدین ہے۔ جس میں نجم الدین نسفی کی کتاب العقیدہ کا تتبع کیا گیا ہے۔ اور اس کی شرح الاعتماد فی الاعتقاد کے نام سے لکھی۔ (اردو دائرۃ المعارف، ج، ۴ ص، ۸۵۲، جامعہ پنجاب، لاہور)

[15] تفتازانی، سعد الدین، علامہ، شرح عقائد نسفیہ، ص ۲۹۰، جامعہ عمر بن الخطاب، ملتان۔ ط، ۲۰۱۲ء۔ مترجم، مولانا اکرام الحق

[16] الاندلسی، علی بن احمد بن حزم، ابو محمد، الملل والنحل، ج ۲ ص، ۱۴۶، میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی، س، ن۔ مترجم، مولانا عبد اللہ عمادی

[17] مولانا ادریس کاندھلوی کی پیدائش ۱۸۹۹ء قصبہ کاندھلہ ضلع مظفر نگر ریاست بھوپال میں ہوئی۔ تاریخ وفات ۱۹۷۴ء ہے۔ ابتدائی تعلیم خانقاہ اشرفیہ، تھانہ بھون سے حاصل کی۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور سے سند فراغت حاصل کی۔ دیگر معروف تصانیف میں معارف القرآن، حجیت حدیث، سیرۃ المصطفی ﷺ اور التعلیق الصبیح ہیں۔ (فیوض الرحمٰن، قاری، تعارف قرآن، ص، ۳۱۴، فرنٹیر پبلشنگ کمپنی، لاہور۔ س، ن)

[18] کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، عقائد الاسلام، ص ۲۷، ۱۷۲، زمزم پبلشر، کراچی۔ ط، ۲۰۰۵ء

[19] اندلسی، ابن حزم، الملل والنحل، ج ۲ ص، ۱۴۳،

[20] معتزلہ، علم کلام کا ایک مدرسہ فکر جس نے عقل اور نقل کے مابین تطابق اور توافق کی کوشش کی۔ اعتزال کے معنی کسی شخص یا گروہ سے الگ ہو جانے کے ہیں۔ انہوں نے تین مسائل کے حوالے سے کافی شہرت حاصل کی۔ جن میں صفات باری تعالیٰ کی حقیقت، مسئلہ خلق قرآن اور حریت ارادہ۔ سلف اہل سنت ان مسائل میں خاموشی اور بحث و مباحثہ کے روادار نہیں تھے۔ لیکن معتزلہ نے ان کے بارے فلسفیانہ موشگافیاں کیں۔ معتزلہ بنیادی طور پر پانچ اصول رکھتے ہیں۔ جو توحید، عدل، وعدہ وعید، منزلہ بین المنزلتین، اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہیں۔ معتزلہ کے شکوک و شبہات کا کلامی رد امام ابو الحسن اشعری اور دوسرے بزرگوں

نے کیا۔(مختصر دائرۃ المعارف، ص،۸۰۲تا۸۰۶، جامعہ پنجاب لاہور۔ط،مارچ،۲۰۰۳ء)

[21] اشعری،ابوالحسن،امام،مقالات الاسلامین،ص۶۰،۵۹، طبع آستانہ،۱۹۲۹ء

[22] شہرستانی،عبدالکریم،نہایۃ الاقدام فی علم الکلام،ص،۳۵۶،آکسفورڈ پریس،لندن۔ط،۱۹۳۴ء

[23] الانعام،۱۰۳

[24] پورا نام احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال بن اسد الذھلی،الشیبانی،المروزی،البغدادی ہے۔۱۶۴ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔اہلسنت کے چار فقہی مسالک میں سے ایک مسلک کے بانی و امام ہیں۔ربیع الاول ۲۴۰ یا ۲۴۱ھ میں انتقال ہوا۔(الاصفہانی،احمد بن عبداللہ،ابو نعیم،حلیۃ الاولیاء،ج،۹ ص ۱۶۲،دار الکتاب العربی ،بیروت۔ط،۱۹۸۰ء)

[25] ابن الجوزی،ابوالفرح،عبدالرحمٰن،مناقب احمد بن حنبل،۳۹۱،طبع قاہرہ۔ط،۱۹۳۰ء

[26] ایضا،ص،۳۹۸۔۹۹

[27] بغدادی،عبدالقاہر،امام،اشعری،الفرق بین الفرق،ص،۱۵۲،طبع قاہرہ،ط،۱۹۱۰ء

[28] ہروی،عبداللہ انصاری،خواجہ،صد میدان،ص: ۲۰۰۔۱۹۹،تصوف فاؤنڈیشن،لاہور۔ط،۱۹۹۸ء،مترجم،شاہ محمد چشتی

[29] عبدالکریم بن ہوازن قشیری نیشاپوری۳۷۶ھ کو نیشاپور کے قریب گاوں استواء میں پیدا ہوئے۔صوفیا کے تیسرے طبقہ سے تعلق ہے۔جملہ علوم اسلامیہ میں امامت کے درجہ پر فائز تھے۔وہ بیک وقت فقیہ،اصولی،مفسر،محدث، فصیح وبلیغ، شاعر اور واعض تھے۔ہزاروں کی تعداد کا حلقہ مریدین رکھتے تھے۔مختلف علوم وفنون پر کئی کتب کے مصنف تھے۔معروف ترین کتب میں سے ،،الرسالہ،، ہے۔جو انہوں نے ۴۳۸ھ میں لکھا،جو علم تصوف پر بہترین کتاب ہے۔اور رسالہ قشیریہ کے نام سے معروف ہے۔انھوں نے،لطائف الاشارات کے نام سے ایک تفسیر بھی لکھی،جس پر تصوف کا رنگ غالب ہے۔اور علمی اعتبار سے سلمی کی تفسیر کے پائے کی ہے۔قشیریؒ تصوف اور اشعریت کے سر گرم وکیل تھے۔(اردو دائرۃ المعارف،ج،۱۶ص۱۶۸تا۱۷۶،جامعہ پنجاب،لاہور۔)

[30] قشیری،عبدالکریم بن ہوازن،رسالہ قشیریہ،ص: ۱۹۱،مشتاق بک کارنر،لاہور۔ط۲۰۱۲ء۔مترجم،محمد وسیم اکرم قادری

[31] محمد بن عطیہ،شیخ ابو طالب،المکی،قوت القلوب،ج،ا ص،۴۱۸،شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز،لاہور۔ط،س،ن۔مترجم،محمد منظور الوجیدی

[32] قشیری،عبدالکریم بن ہوازن،علامہ،رسالہ قشیریہ،ص۲۰۳

[33] ملا حسین واعظ کاشفی،اصل نام حسین بن علی کنیت کمال الدین ہے۔سبزوار،ہرات، خراسان میں ۸۳۰ھ میں پیدا ہوئے۔پر اثر واعظ اور مبلغ ہونے کی وجہ سے واعظ مشہور ہوئے۔زود نویس مصنف بھی تھے۔سلسلہ نقشبندیہ سے اصلاحی تعلق تھا۔مسلکا سنی حنفی تھے تاہم شیعت کا الزام بھی لگایا جاتا ہے جو نادرست ہے۔کاشفی کی وفات ۹۱۰ھ مین ہوئی اور ہرات میں مدفن موجود ہے۔کئی تصانیف میں سے جواہر التفاسیر،روضۃ الشھداء،اخلاق محسنی،انوار سہیلی،معروف ہیں۔انہوں نے ایک مختصر اشاری تفسیر بھی تحریر کی۔جس کو انہون نے،،مواھب العلیہ،،کا نام دیا۔لیکن علمی دنیا میں یہ علمی شہ پارہ،، تفسیر حسینی،،کے نام سے معروف اور رائج ہے ۔اور صوفی کتب میں اسی نام سے حوالہ جات دیے جاتے ہیں۔اور اس نام کی وجہ مفسر مذکور کے نام کی طرف اس کی نسبت ہے۔ہندوستان میں اس تفسیر کو متعدد بار چھاپا گیا ہے۔تفسیر کی زبان چونکہ فارسی تھی جو انگریزوں کی آمد کی وجہ اور فارسی کو دیس نکالا دیے جانے کی وجہ سے اس کا ترجمہ مولوی فخر الدین احمد قادری نے ۱۸۸۳ء میں کیا اور مکتبہ نول کشور، لکھنؤ سے اسے،، تفسیر قادری،،کے نام سے شائع کیا۔(اردو دائرۃ المعارف،ج،۱۷،ص،۲۱،۲۰،جامعہ پنجاب،لاہور)

[34] المائدۃ،۵:۳۵

[35] کاشفی، حسین واعظ،ملا،تفسیر حسینی قادری،ج: ۱ص: ۲۲۵،مکتبہ نول کشور لکھنو،انڈیا۔ط،۱۸۸۳،مترجم،مولوی فخر الدین قادری

36قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۱ ص: ۲٦۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ط ۱۹۷۱

37النساء، ۴: ۳٦

38کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۱۲۵

39قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۱ ص: ۲۰٦

40آل عمران، ۳: ۱۷۰

41کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۱٤۰

42قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۱ ص: ۱۸۳

43کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۱۳۲

44آل عمران، ۳: ۱۹۸

45کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۱٤۸

46قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۱ ص: ۱۹۱

47النساء، ۴: ۳۱

48کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۱٦۲

49قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۲۰٤

50النساء، ۴: ۴۳

51کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۱٦۷

52قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۲۰۸

53الفاتحہ: ٦

54کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۳

55قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۱۳

56النساء، ۴: ۱۳٦

57کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱، ص: ۱۹۹

58قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۱، ص: ۲۳۱

59المائدۃ، ۵: ۲۱

60کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۲۲۰

61قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۲۵۹ دار الکتب العلمیہ

62المائدۃ، ۵: ۳۵

63کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۲۲٤

[64]قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۲٦۳

[65]المائدۃ، ۵:۳۵

[66]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۲۲۵

[67]قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۲٦۳

[68]الاعراف، ۷:۲٦

[69]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۳۰۳

[70]قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۳۳۰

[71]الاعراف، ۷:۳۱

[72]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۳۰٤

[73]قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۳۳۱

[74]الاعراف، ۷:۹٦

[75]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ۳۲۳

[76]قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۱ ص ۳٤۵

[77]الاعراف، ۷:۱۴۳

[78]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۳۳۳،

[79]قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۱، ص: ۳۵۳

[80]الفاتحہ: ۵

[81]کاشفی، ملا حسین واعظ، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱، ص: ۳

[82]الانفال، ۸:۴

[83]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۳۵۷

[84]التوبہ، ۹:۴۱

[85]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۳۹۲

[86]قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۲ ص ۵۲

[87]یونس، ۱۰:۲٦

[88]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج: ۱ ص: ٤۳۲

[89]قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲ ص: ۱۳

[90]یونس، ۱۰:۵۷

[91]کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۱ ص ٤۳۹

[92] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲ ص: ۲۰

[93] یونس، ۱۰: ۶۴

[94] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ٤٤١

[95] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۲ ص ۲۳

[96] یونس، ۱۰: ۸۴

[97] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ٤٤٥

[98] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲ ص: ۲۷

[99] الرعد، ۱۳: ۲۸

[100] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۵۲٦

[101] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۱۰۹

[102] الرعد، ۱۳: ۳۹

[103] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۳۰_۵۲۹، مکتبہ نول کشور لکھنؤ، انڈیا، ط، ۱۸۸۳ء

[104] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج: ۲ ص: ۱۱۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ط، ۱۹۷۱ء

[105] ابراہیم، ۱۴: ۲

[106] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۵۳۱

[107] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۱۱۵

[108] الحجر، ۱۵: ۲۳

[109] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱، ص: ۵٤٧

[110] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۳٦

[111] الحجر، ۱۵: ۹۸

[112] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱ ص: ۵۵٦

[113] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۱٤٧

[114] بنی اسرائیل، ۱۷: ۳۴

[115] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۱، ص: ۵۹۸

[116] الکہف، ۱۸: ۱۱۰

[117] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲، ص: ۱۰

[118] قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص، ۲۳۳

[119] الانبیاء، ۲۱: ۱۰۳

120 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ ص: ۶۹

121 الحج، ۲۲: ۳۴

122 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ ص: ۷۹

123 سلمی، محمد بن الحسین بن موسی، ابو عبد الرحمن الازدی النیشاپوری تصوف کین کئی اہم کتب کے مصنف ہیں۔ سن پیدائش ۳۳۰ھ ہے۔ خرقہ خلافت ابوالقاسم نصر آبادی سے ملا۔ محفوظ کتب کی تعداد سو تک بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید کی ضخیم تفسیر حقائق التفسیر کے نام سے تحریر کی۔ جس میں صوفی تاویلات سے کام لیا۔ (اردو دائرۃ المعارف، ص ۳۱، ۴۳۰ط، جامعہ پنجاب لاہور۔ ط مارچ ۲۰۰۳ء)

124 سلمی، محمد بن الحسین بن موسی، ابو عبد الرحمن، حقائق التفسیر، ج: ۲ ص: ۲۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان۔ ط، ۲۰۰۱

125 المؤمنون، ۲۳: ۲

126 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ ص: ۹۱

127 قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج ۲ ص ۳۳۵

128 النور، ۲۴: ۳۷

129 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲، ص: ۱۲۳

130 قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۳۷۰

131 فرقان، ۲۵: ۲۱

132 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری ج ۲ ص: ۱۳۸

133 قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۳۸۱

134 الشعراء، ۲۶: ۷۹

135 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲، ص: ۱۵۸

136 قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۴۰۲

137 القصص، ۲۸: ۳۰

138 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲، ص: ۱۹۶

139 قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۴۳۷

140 العنکبوت، ۲۹: ۴۵

141 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲، ص: ۲۲۰

142 قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۲، ص: ۴۵۹

143 العنکبوت، ۲۹: ۶۹

144 کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲، ص: ۲۲۶

145 قشیری، عبد الکریم بن ھوازن، لطائف الاشارت، ج: ۲، ص: ۴۶۳

146 السجدہ، ۳۲: ۱۰

[147] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲، ص: ۲٤٩

[148] قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج: ۳، ص: ۲٥

[149] فاطر، ۳۵: ۳۲

[150] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ۲۹٦

[151] قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات ج۳ص ٦٩۔ ٧٠

[152] یٰسین، ۳٦: ۳۵

[153] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ۳٠٥

[154] الزمر، ۳۹: ۱٠

[155] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ۳٤۳

[156] الشوریٰ، ۴۲: ۲٦

[157] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ۳۹۳

[158] قشیری، عبدالکریم بن ھوازن، لطائف الاشارات، ج: ۳ص: ١٦٦

[159] الفتح، ۴۸: ۱۷

[160] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ٤٤٧

[161] النجم، ۵۳: ۱۷

[162] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲، ص: ٤٨٠

[163] سلمی، محمد بن الحسین بن موسی، ابو عبدالرحمن، حقائق التفسیر، ج: ۲ص: ۲٨٦

[164] النجم، ۵۳: ۴۴

[165] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ٤٨۳

[166] سلمی، محمد بن الحسین بن موسی، ابو عبدالرحمن، حقائق التفسیر، ج: ۲ص: ۲٨۹

[167] الحدید، ۵۷: ۱۲

[168] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ٥٠٨

[169] الطلاق، ٦۵: ۹

[170] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ٥٥۲

[171] الدھر، ۷٦: ۲۰

[172] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ٥۹٨

[173] النبأ، ۷۸: ۱۰

[174] کاشفی، حسین واعظ، ملا، تفسیر حسینی قادری، ج: ۲ص: ٦٠۳

References

1. Ibn Hazm, Abu Muhammad Ali bin Ahmad bin Sa'id bin Hazm, was an Andalusian Arab scholar, scholar, scholar and expert in many sciences and arts. The last day of Ramadan 384 AH i.e. 7. He was born in November 994. He used to associate himself with the Mawali Banu Umayyads. They were residents of Andalusian village Of Dilba. Among the well-known works are Tarikh al-Khilafah wa Jamharat al-Ansab wa al-Ahkam fi Usul al-Ahkam, in Fiqh, al-Mahalla ba'l-Athar fi Sharh al-Majla ba'l-Aqtasar. Ibn Hazm took a new path in applying apparent principles to religious beliefs. And in his most famous book, Al-Fasalfi al-Mu'lil wa'l-Ahwa wa'l-Nahl, he criticized the sects of Islam very sharply and bitterly. Especially ash'arites and their ideas. He died on 28 Sha'ban 456 AH on August 15, 1064. (Short Urdu Encyclopedia, pp. 31-34, Lahore, March 2003)
2. Andalusi, Ibn Hazm, al-Fasal fi al-Mull wa'l-Wahwa wa al-Nihal, vol. 3, p. 2, Cairo. Q, 1928
3. Ahmad bin Ali is remembered as Abu Bakr, al-Khatib al-Baghdadi, al-Imam and al-Hafiz. He had a wonderful memory. He is the author of the famous history of Baghdad. Along with Baghdad, he benefited from the Shaykh teachers of Kufa, Basra, Damascus and Ray. (Al-Safadi, Al-Wafi ba'al-Fiyat, vol. 1, p. 944, Dar-ul-Kutub al-Sultaniyyah, Beirut. Q, N)
4. Al-Rahmat, 2002
5. Al-Baghdadi, 'Abd al-Qahr, Imam, Usul al-Din, p. 99, Istanbul, 1347 AH
6. Abu l-Hasan 'Ali b. Isma'il al-Ash'ari is a well-known scholar and founder of the well-known Sunni theological sect. which is attributed to them . He was born in Basra. The lineage goes back to the well-known companion Hazrat Abu Musa al-Ash'ari (may Allah be pleased with him). Leaving the mu'tazila school, headopted the method of Ahl al-Sunnah. Al-Ash'ari believed that allah will be seen in the Hereafter, but we are unaware of his form and condition. Birth is 260 AH and death is 324 AH. From Basra, he settled in Baghdad. and died there. They were numerous. However, among the well-known books are Al-Abana an Usul al-Dayana, Al-Lama, Maqalat al-Salameen. (Short Urdu Encyclopedia, University of Punjab, Lahore) T, March, 2003)
7. Al-Ash'ari, Abu l-Hasan, Imam, Al-Abana fi Usul al-Dayana, p. 99, Hyderabad Deccan
8. Abul Kalam, Mohi-ud-Din Ahmed, Abul Kalam Azad (1888–1958) are india's leading religious leaders, political leaders and well-known journalists. He was a supporter of the Congress in political thought. One of the well-known works is the spokesman of the Qur'an. (Kashmeri, Shurash, Abul Kalam Azad, p. 24, Publications, Chattan, Lahore)
9. Azad, Ahmad, Abul Kalam, Spokesman-ul-Quran, Vol . 1, p. 186, Islamic Academy, Publishers, Books, Lahore. S, N
10. Azad, Ahmad, Abul Kalam, Spokesman-ul-Quran, vol . 1, p. 190
11. Al-Sunnah Laban Abi Asim, vol . 1, p. 204, Raqat al-Hadith: 468, 469, Al-Maktabat al-Islamiyya, Beirut
12. Abdullah bin Abbas bin Muttalib, Quraishi and Hashemi were born on 3 AH. He is a cousin of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him). He was awarded the title of Haber-ul-Ummah and Spokesman-ul-Quran. He died in 68 A.H. (al-Asqalani, Ahmad b. 'Ali, Ibn Hajar, Tahzeeb al-Thazeeb, vol. 5, p. 274, Dar-ul-Fikr, Beirut, 1404 AH)
13. Akhreja al-Tirmidhi, Raqi al-Hadith, 2516
14. Hafiz al-Din Abu al-Barkat Abdullah bin Ahmad bin Mahmud, a renowned Hanafi jurist and scholar, was born in the area of Soghad.
    He died in 710 AH. And he was buried in Khuzestan. His work on beliefs is al-Ummah fi Usul-ud-Din. In which najam-ud-din Nasafi's book al-Aqadah has been quoted. And its rate of confidence is known as belief. (Urdu Encyclopedia, Vol. 4, p. 852, University of Punjab, Lahore)
15. Tafta Zani, Saad-ud-Din, Allama, Sharh-e-Idyat-e-Nasafiyya, p.290 , Jamia Umar bin Al-Khattab, Multan. T, 2012. Translator, Maulana Ikram-ul-Haq
16. Al-Andalsi, 'Ali b. Ahmad b. Hazm, Abu Muhammad, al-Mull wal-Nahl, vol. 2, p. 146, Mir Muhammad

Kitab Khana Arambagh, Karachi, S.N. Translator, Maulana Abdullah Amadi

17. Maulana Idrees Kandhalvi was born in 1899 in Kandhla district of Muzaffarnagar, Bhopal. The date of death is 1974. He received his early education from Khanqah Ashrafia, Thana Bhawan. He obtained a certificate from Madrasa Mazhar-ul-Uloom Saharanpur. Other well-known works include Ma'arif-ul-Quran, Hajit Hadith, Sirat al-Mustafa and Al-Taliq al-Sabih. (Fuad-ur-Rehman, Qari, Introduction to the Qur'an, p. 314, Frontier Publishing Company, Lahore. Q, N)
18. Kandhalvi, Muhammad Idrees, Maulana, Idat-ul-Islam, pp. 271-72, Zamzam Publisher, Karachi. T, 2005
19. Andalusi, Ibn Hazm, al-Mull wa'l-Nahl, vol. 2, p. 143.
20. Mu'tazila, a school of theology that sought to distinguish between reason and imitation. Itzal means separation from a person or group. He gained a lot of fame in terms of problems. In which the reality of the attributes of Allah, the issue of creation of the Qur'an and the freedom of will. The Sunnis were not tolerant of silence and debate on these issues. But Mu'tazila made philosophical remarks about them. Mu'tazila basically has five principles. Which are monotheism, justice, promise and promise, stories of inter-manzilatin, and amr baal al-maalim and nahi an al-mankar. Imam Abu l-Hasan al-Ash'ari and other elders rejected mu'tazila's doubts. (Short Encyclopedia, pp. 802-806, University of Punjab, Lahore. T, March, 2003)
21. Al-Ash'ari, Abu l-Hasan, Imam, Maqalat al-Islamiyn, pp. 59-60, Astana, 1929
22. Shahrastani, 'Abd al-Karim, Nahyat al-Aqdam fi Ilm al-Kalam, p. 356, Oxford Press, London. T, 1934
23. Al-Anam, 103
24. His full name is Ahmad bin Muhammad bin Hanbal bin Hilal bin Asad al-Dhahli, al-Shaybani, al-Murozi, al-Baghdadi. He was born in Baghdad in 164 AH. He is the founder and imam of one of the four fiqh schools of Sunnis. Rabi al-Awwal died in 240 or 241 AH. (Al-Asfahani, Ahmad b. 'Abd Allah, Abu Naeem, Haliat al-Awlia , vol. 9, p. 162, Dar al-Kitab al-Arabi, Beirut. T, 1980)
25. Ibn al-Jawzi, Abu al-Farah, 'Abd al-Rahman, Manaqib Ahmad ibn Hanbal, 391, Cairo. T, 1930
26. Ibid., p. 398. 99
27. Baghdadi, 'Abd al-Qahar, Imam al-Ash'ari, al-Furq ibn al-Furq, p. 152, Cairo, 1910.
28. Harvi, Abdullah Ansari, Khwaja, Sad Maidan, p. 200. 199, Sufism Foundation, Lahore. T, 1998, translator, Shah Muhammad Chishti
29. Abdul Karim bin Hawazin Qashiri Nishapuri was born in 376 AH in the village of Astua near Nishapur. Sophia belongs to the third class. He held the status of imamate in all Islamic sciences. He was at the same time a faqih, usuli, exegete, muhaddith, eloquent, poet and scholar. There were thousands of muridins. He was the author of several books on various sciences. One of the best-known books is Al-Rasala. Which he wrote in 438 AH. A, which is the best book on Sufism. And the magazine is known as Qashiriya. He also wrote an exegesis called Lataif al-Asharat, on which the color of Sufism dominates. And from a scholarly point of view, Salma's interpretation is based. Qashiri was a hot advocate of Sufism and Ash'ari. (Urdu Encyclopedia, Vol. 16, pp. 168-176, University of Punjab, Lahore))
30. Qashiri, Abdul Karim bin Hawazin, Rasala Qashiriya, p. 191, Mushtaq Book Corner, Lahore. T. 2012. Translator, Muhammad Waseem Akram Qadri
31. Muhammad bin Atiyah, Shaykh Abu Talib, Al-Maki, Qutub al-Quloob, vol. 1, p. 418, Sheikh Ghulam Ali & Sons Publishers, Lahore. T, S, N. Translator, Muhammad Manzoor Al-Logidi
32. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Allama, Rasala Al-Qashiriyya, p. 203
33. His real name is Husayn bin Ali, whose real name is Kamal al-Din. He was born in Sabzwar, Herat, Khorasan in 830 AH. Being an influential preacher and preacher, sermons became famous. He was also a writer. Naqshbandiya had a reformist relationship. Sunnis were Hanafis, but shi'a is also alleged to be false. Kashifi died in 910 AH and is buried in Herat. Among the many works, Jawahir al-Tafasir, Roodat al-Shahda, Ikhlaq Mohseni, Anwar Suhaili are well-known. He also wrote a short index commentary. Which he called 'Muwahab al-'Ala'. But in the scientific world, it is known and

popularly known as Tafsir Al-Husayni. And references are given by the same name in Sufi books. And the reason for this name is its relation to the name of the exegete mentioned . This commentary has been published several times in India. Since the language of tafseer was Persian, which was translated by Maulvi Fakhruddin Ahmad Qadri in 1883 due to the arrival of the British and due to the expulsion of Persian from the country, it was published as Tafseer Qadri from Maktaba Naval Kishore, Lucknow. (Urdu Encyclopedia, Vol. 17, pp. 20,21, University of Punjab, Lahore)
34. Al-Ma'ida, 5:35
35. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Hussaini Qadri, vol. 1, p. 225, Maktaba Naval Kishore Lucknow, India. Translated by Maulvi Fakhr-ud-Din Qadri, 1883
36. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Lataif al-Sharat, vol. 1, p. 263, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1971
37. Al-Nissa, 4:36
38. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 125
39. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 206.
40. Al-Imran, 3:170
41. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 140
42. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Lataif al-Sharat, vol. 1, p. 183.
43. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 132
44. Al-Imran, 3:198
45. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 148
46. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 191.
47. Al-Nissa, 4:31
48. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 162
49. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim b. Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 204.
50. Al-Nissa, 4:43
51. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 167
52. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 208.
53. Al-Fatiha: 6
54. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 3
55. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 13.
56. Al-Nissa, 4:136
57. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 199
58. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 231.
59. Al-Ma'ida, 5:21
60. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 220
61. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 259, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah
62. Al-Ma'ida, 5:35
63. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 224
64. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 263.
65. Al-Ma'ida, 5:35
66. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 225
67. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 263.
68. Al-Araf, 7:26
69. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 303
70. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 330.
71. Al-Araf, 7:31
72. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 304
73. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 331.

74. Al-Araf, 7:96
75. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 323
76. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 345.
77. Al-Araf, 7:143
78. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 333.
79. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 1, p. 353.
80. Al-Fatiha: 5
81. Kashifi, Mulla Husayn Wa'iz, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 3
82. Al-Anfal, 8:4
83. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 357
84. Al-Tauba, 9:41
85. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 392
86. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 52.
87. Yunus, 10:26
88. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 432
89. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Al-Lataif al-Sharat, vol. 2, p. 13.
90. Yunus, 10:57
91. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 439
92. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Al-Ta'if al-Sharat, vol. 2, p. 20.
93. Yunus, 10:64
94. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 441
95. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 23.
96. Yunus, 10:84
97. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 445
98. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 27.
99. Al-Ra'ad, 13:28
100. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 526
101. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 109.
102. Al-Ra'ad, 13:39
103. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 30. 529, Maktaba Naval Kishore Lucknow, India, 1883
104. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 112, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1971
105. Abraham, 14:2
106. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 531
107. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 115.
108. Al-Hajar, 15:23
109. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 547
110. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 36.
111. Al-Hajar, 15:98
112. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 556
113. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 147.
114. The Children of Israel, 17:34
115. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 1, p. 598
116. Al-Kahf, 18:110
117. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 10
118. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 233.
119. Al-Anbiyah, 21:103
120. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 69

121. Al-Hajj, 22:34
122. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 79
123. Salma, Muhammad bin Al-Husayn bin Musa, Abu 'Abd al-Rahman al-Azdi al-Nisha are the authors of many important books on Sufism. The date of birth is 330 AH. He met The Caliphate of Abu al-Qasim Nasrabadi. The number of preserved books has been described as 100. He wrote a comprehensive exegesis of the Qur'an in the name of Fact al-Tafseer. In which sufi interpretations were used. (Urdu Encyclopedia, pp. 430-31, University of Punjab, Lahore) March 2003)
124. Salma, Muhammad ibn al-Husayn ibn Musa, Abu 'Abd al-Rahman, Fiqh al-Tafseer, vol. 2, p. 24, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon. T, 2001
125. Al-Mominun, 23:2
126. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 91
127. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 335.
128. Al-Noor, 24:37
129. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 123
130. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Al-Ta'if al-Sharat, vol. 2, p. 370.
131. Furqan, 25:21
132. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 138
133. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim b. Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 381.
134. Al-Shar'a, 26:79
135. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 158
136. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim b. Hawazin, Lataif al-Sharat, vol. 2, p. 402.
137. Al-Qasas, 28:30
138. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 196
139. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 2, p. 437.
140. Al-Ankabut, 29:45
141. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 220
142. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Lataif al-Sharat, vol. 2, p. 459
143. Al-Ankabut, 29:69
144. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 226
145. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Shar'at, vol. 2, p. 463.
146. Al-Sajdah, 32:10
147. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 249
148. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 3, p. 25.
149. Fatir, 35:32
150. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 296
151. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Litaif al-Sharat, vol. 3, p. 69. 70
152. Yasin, 36:35
153. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 305
154. Al-Zamir, 39:10
155. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 343
156. Al-Shura, 42:26
157. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 393
158. Al-Qashiri, 'Abd al-Karim ibn Hawazin, Al-Lataif al-Sharat, vol. 3, p. 166.
159. Fath, 48:17
160. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 447
161. Al-Najam, 53:17
162. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 480
163. Salma, Muhammad ibn al-Husayn ibn Musa, Abu 'Abd al-Rahman, Al-Tafsir, vol. 2, p. 286.
164. Al-Najam, 53:44

165. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 483
166. Salma, Muhammad ibn al-Husayn ibn Musa, Abu 'Abd al-Rahman, Al-Tafsir, vol. 2, p. 289
167. Al-Hadid, 57:12
168. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 508
169. Al-Talaaq, 65:9
170. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 552
171. Aldhar, 76:20
172. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 598
173. Al-Nabaa, 78:10
174. Kashifi, Husayn Wa'iz, Mulla, Tafsir Husayni Qadri, vol. 2, p. 603